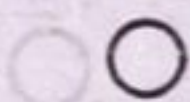


شرح : جس شخص نے فراق کی راتیں جاگ کر کاٹیں اور مر گیا، اس کے ماتم کی عزت و وقعت قائم رکھنا ضروری تھا۔ یہی وجہ ہے کہ صبح غم کی سنیڈ اپنے کندھے پر کفن رکھ کر لائی تاکہ اسے احترام سے دفن کر دیا جائے۔

۳۔ شرح : ہمارے رسوا ہونے کا انداز ایسا ہے گویا ہم منصور کے طور طریقوں پر مٹے ہوئے ہیں۔ یعنی ہم رسوائی میں منصور کے طریقے پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا مقصد، یقیناً مصیبت کو پسند کرتا ہے بلکہ اس نے مصیبت کو پیشہ بنا لیا ہے وہ ہمارے لیے سولی اور رسالے آیا ہے۔ گویا ہم بھی منصور کی طرح سولی پر مرنے کے آرزو مند ہیں۔

۴۔ لغات : نذر بہت گاہ : سیرگاہ، پُر نضا مقام۔
غربت : بے وطنی، اہنیت۔

شرح : اے غالب ! وفاداری ہی ہستی کے لباس کا دامن کھینچتی ہے۔ وہی ہمیں پردیس کی سیرگاہ سے کھینچ کر وطن کی سرحد تک لے آئی۔



وفا جفا کی طلب گار ہوتی آئی ہے **۱۔ شرح :**

ازل کے دن سے، بے یار ہوتی آئی ہے
باد وفا عاشقِ برابر جفا
کے طلب گار رہے

جوابِ جنتِ بزمِ نشاطِ جاناں ہے
ہیں۔ اے دوست!

میری نگاہ جو خونبار ہوتی آئی ہے
روزِ ازل سے یہی طریقہ جاری ہے۔

نموتے جوشِ جنوں و حشیو! مبارک باد **۲۔ شرح :**

بہارِ بدیہِ انظار ہوتی آتی ہے
میری نگاہ، جو خون